السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ھٰذا کے بارے میں کہ زید عمرو کو دکان سے کوئی چیز خریدواتا ہے اور زید صاحبِ دکان سے عمرو کے خریدی ہوئی چیز سے کمیشن لیتا ہے عمرو کو بتائے بغیر۔

زید کا ایسا کرنا عند الشرع کیسا ہے مدلل ومفصل جواب ارشاد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل: غلام سروریوپی

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

زید کا عمرو کو دکان سے کوئی چیز دلانا اور صاحب دکان سے عمرو کی خریدی ہوئی چیز پر کمیشن لینا عرف عام میں دلالی اور سمسار کہلاتا ہے، اگر عقد سے پہلے دلالی کی اجرت متعین تھی، اور زید نے صاحب دکان کی چیز فروخت کرانے میں دوڑ بھاگ بھی کی تھی، تو زید کو دلالی کی اجرت (کمیشن) لینا جائز ہے، اسے لینے میں کوئی حرج نہیں، ہاں اگر زید نے دوڑ بھاگ نہیں کی، بلکہ بآسانی فقط تعارف کرانے سے معاملہ طے پایا، یا دلالی کی اجرت متعین نہ تھی، تو دلالی جائز نہیں۔

مبسوط میں ہے:

``قال رحمه الله:ذكر حديث قيس بن أبي غرزة الكناني،قال كنا نبتاع الأوساق بالمدينة و نسمى أنفسنا السماسرة،فخرج علينا رسول الله ﷺ،فسمانا باسم هو أحسن من إسمنا،قال صلى الله عليه و سلم:يا معشر التجار!إن البيع يحضره اللغو و الحلف،فشوبوه بالصدقة و السمسار إسم لمن يعمل للغير بالأجر بيعا و شراء و مقصوده من إيراد الحديث بيان جواز ذلك و لهذا بين فى الباب طريق الجواز``

(كتاب المبسوط للسرخسى،ص:114-115،دار المعرفة بيروت)

فتاویٰ تاتاخانیہ میں ہے:

''و فی متفرقات العتابیة أخذ الدلال الدلالي ثم استحق بالمبیع و رد بالعیب بقضاء أو بغیر قضاء لا یسترد منه الدلالی و قال الصدر الشهید حسام الدین به أفتی والدی''

(فتاویٰ تاتارخانیہ،ج:9،ص:440،کتاب البیوع،فصل فی المتفرقات،مکتبہ رشیدیہ دیوبند)

ردالمحتار میں مجتبیٰ کے حوالے سے ہے:

''صك الصراف و السمسار حجة عرفا''

(رد المحتار،ج:8،ص:137،کتاب القضاء،باب کتاب القاضی الی القاضی و غیرہ،مطلب:فی دفتر البیاع و الصراف و السمسار،دار الکتب العلمیہ بیروت)

محیط برہانی میں ہے:

''رجل قال للدلال:إعرض ضیعتي فعرض و لم یقدر الدلال علی إتمام العمل و و باعها دلال أخر،قال الفقیه أبو القاسم رحمه الله إن کان الأول قد عرضها و ذهب له فی ذلك دور جار یعتد به،فأجر المثل له واجب بقدر عنائه و عمله''

(المحیط البرهانی،ج:7،ص:485،کتاب الاجارات،دار الکتب العلمیہ بیروت)

فتاوی تاتاخانیہ میں ہے:

''و أجرة السمسار تضم إن کانت مشروطة فی العقد بالإجماع،و إن لم تکن مشروطة بل کانت مرسومة أکثر المشایخ علی أنه یضم''

(فتاوی تاتاخانیہ،ج:9،ص:235،کتاب البیوع،باب مایلزم من السلعة للمشتری،مکتبہ رشیدیہ دیوبند)

فتح الباری میں ہے:

''یجوز أن یکون سمسارا فی بیع الحاضر للحاضر و لکن شرط الجمهور أن تکون الأجرة معلومة''

(فتح الباری،ج:4،ص:569،کتاب الاجارة،دار الکتب العلمیہ بیروت)

واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ:

محمد اکبر خان مداری غفرلہ

سابق مدرس مدرسہ مدار العلوم گوونڈہ پور بریلی

13/رجب المرجب 1443ھ

الجواب صحیح:

خوشنود خان مداری عفی عنہ

صدر المدرسین مدرسۂ مذکورہ وناظم اعلیٰ دار الافتا مداریہ

ماخوذ : فتاوی مداریہ، جلد اول، صفحہ ۵۵۰

مزید فتوے پڑھنے اور ڈاؤنلوڈ کرنے کے لئے ہماری ویبسائیٹ پر جایئے

ویبسائیٹ → Madaarimedia.Com

madaariyadaarulifta@gmail.com

ناشر

المدار اکیڈمی خانقاہ عالیہ مداریہ دار النور مکنپور شریف

+91 98383 60930